جدید اُردو نظم میں ہیئت کے تجربے

مقالہ برائے پی ایچ۔ڈی (اُردو)

مقالہ نگار
محمد یٰسین آفاقی
ایسوسی ایٹ پروفیسر
اسلام آباد کالج فار بوائز، جی سکس تھری،
اسلام آباد

نگرانِ مقالہ
ڈاکٹر تحسین فراقی
پروفیسر
شعبۂ اُردو دائرۂ معارفِ اسلامیہ،
پنجاب یونیورسٹی، لاہور

شعبۂ اُردو، اورینٹل کالج، پنجاب یونیورسٹی، لاہور

۲۰۱۲

ڈاکٹر تحسین فراقی
سابق استاد شعبہ اردو
یونیورسٹی اورینٹل کالج لاہور

رہائش: C-1 اسلامک سنٹر
جامعہ پنجاب نیو کیمپس، لاہور
فون: ۵۸۶۷۵۷

تصدیق نامہ

تصدیق کی جاتی ہے کہ محمد یٰسین آفاقی نے میری نگرانی میں پی ایچ ڈی اردو کی ڈگری کے حصول کے لیے مقالہ بعنوان "جدید اردو نظم میں ہیئت کے تجربے" تحریر کیا ہے۔ مقالہ بڑی محنت سے اور تحقیق کے مسلمہ اصولوں کو پیش نظر رکھ کر لکھا گیا ہے۔ درخواست ہے کہ مقالۂ مذکور کو جانچ EVALUATION کے لیے ممتحنین کو ارسال کر دیا جائے

تحسین فراقی

ڈاکٹر تحسین فراقی
پروفیسر
اردو دائرۂ معارف اسلامیہ
پنجاب یونیورسٹی
لاہور

۱۵ر جولائی ۲۰۱۲ء

بسم الله الرحمن الرحيم

ترتیب

حرفِ اوّل (v تا viii)

پہلا باب: ہیئت کے مباحث (۱ تا ۷۲)

- ہیئت کیا ہے؟ ○ ہیئت اور صنف ○ مواد اور ہیئت ○ ہیئت اور جمالیات
- ہیئت اور اخلاقیات ○ ہیئت اور نفسیات ○ ہیئت اور لسانیات ○ ہیئت اور اسلوب
- نظم کی ہیئت ○ نظم کی ہیئت کی تعمیر و تشکیل ○ ہیئت کی اہمیت ○ ہیئتی تنقید کے چند اصول

دوسرا باب: جدید اردو نظم میں ہیئت کے تجربوں کا پس منظر (۷۳ تا ۱۴۴)

- نظم کیا ہے؟ ○ جدید اردو نظم سے کیا مراد ہے؟ ○ تجربہ، ادبی تجربہ اور ہیئتی تجربہ کا مفہوم
- شعری متن میں تجربے کا تصور ○ ادبی تجربے کے اجزا: جذبہ اور تخیل ○ روایت اور تجربہ
- ہیئتی تجربوں کے محرکات و عوامل: ۱۸۵۷ء کے انقلاب کے سیاسی، سماجی، معاشی اور تہذیبی اثرات
- مغربی ادبیات اور علوم و فنون کے اثرات
- انیسویں صدی کے نصف آخر میں جدید اردو نظم میں موضوعات کے تجربے
- بیسویں صدی کا نیا اُفق ○ ۱۹۴۷ء کے بعد سیاسی، سماجی اقتصادی، تہذیبی اور فکری و ادبی ماحول
- انفرادیت پسندی اور تجدد کا ذوق ○ لسانی اور اسلوبیاتی اسباب

تیسرا باب: جدید اردو نظم میں ہیئت کے تجربے ۱۹۴۷ء تک (۱۴۵ تا ۳۳۸)

- اردو میں معرّا نظم: ہیئت اور ابتدائی تجربے ○ اردو میں اسٹینزا فارم: ہیئت اور ابتدائی فروغ
- اردو سانیٹ کی ہیئت اور اس کا ارتقا ○ اردو میں آزاد نظم: ہیئت اور ابتدائی تشکیل
- اکبرالہ آبادی کی نظمیہ شاعری میں ہیئت کے تجربے ○ اقبال کی نظمیہ شاعری میں ہیئت کے تجربے
- عظمت اللہ خاں کی شاعری میں ہیئت کے تجربے
- رومانوی تحریک کے زیرِ اثر جدید اردو نظم میں ہیئت کے تجربے:

اختر شیرانی...... حفیظ جالندھری...... روش صدیقی...... حامد اللہ افسر میرٹھی...... ساغر نظامی

○ ترقی پسند اردو نظم میں ہیئت کے تجربے:

جوش ملیح آبادی...... فیض احمد فیض...... علی سردار جعفری...... مخدوم محی الدین

مجاز...... سلام مچھلی شہری...... کمال احمد صدیقی...... ڈاکٹر محمد دین تاثیر...... سجاد ظہیر

○ م۔ حسن لطیفی کی نظمیہ شاعری میں ہیئت کے تجربے

○ ڈاکٹر تصدق حسین خالد کی نظموں میں ہیئت کے تجربے

○ حلقۂ اربابِ ذوق کے زیرِ تحریک اردو نظم میں ہیئت کے تجربے:

ن۔م۔راشد...... میراجی...... قیوم نظر...... یوسف ظفر...... مختار صدیقی...... ضیاء جالندھری

○ مجید امجد کی نظمیہ شاعری میں ہیئت کے تجربے

چوتھا باب: جدید اردو نظم میں ہیئت کے تجربے ۱۹۴۷ء کے بعد (۳۳۹ تا ۴۶۹)

○ مختصر نظم ○ ثلاثی ○ مثلث ○ ہائیکو ○ ماہیا ○ دوہا

○ طویل نظم ○ کینٹو ○ ترائیلے ○ ترتیل ○ فرد ○ نثری نظم

○ لرک ○ نظمانہ ○ تروینی (تر بینی) ○ کافی ○ کہہ مکرنی ○ کنڈلیاں

○ ٹپے ○ تکونی ○ سین ریو ○ چھلا ○ کچھ اور نئی شعری اصناف

○ جدیدیت اور نئی اردو نظم کی اشکال و اوضاع:

جدیدیت کیا ہے؟، نئی نظم کے موضوعاتی، لسانیاتی، اسلوبیاتی، ساختیاتی اور عملیاتی مباحث

○ معاصر اردو نظم کی تشکیل

پانچواں باب: جدید اردو نظم میں ہیئت کے تجربوں کے اثرات اور ان کا مستقبل (۴۷۰ تا ۴۹۶)

کتابیات (۴۹۷ تا ۵۱۱)

○ اردو کتب ○ انگریزی کتب ○ اردو رسائل و جرائد

○ غیر مطبوعہ تحقیقی مقالے ○ لغات اور دائرۃ المعارف (Encylopaedias)

○ ویب سائٹ

حرفِ اوّل

اُردو نظم گذشتہ سات صدیوں میں دوہے سے لے کر نثری نظم اور نئی شعری اصناف تک جن جن اصناف اور ہیئتی تجربوں سے گزری، ان کا جائزہ ایک بھرپور مطالعے کا متقاضی تھا۔ شعرا کی مخصوص افتادِ طبع، مختلف رجحانات اور میلانات نے ہیئتی تجربوں اور تبدیلیوں کو جنم دیا۔ یوں اردو نظم متعدد ہیئتوں اور صنفوں سے متعارف ہوئی۔ یک سطری نظموں سے یک کتابی نظموں تک اردو نظم کی مختلف شکلوں کی تعداد اچھی خاصی ہو جاتی ہے۔ ہر ہیئت اور صنف اپنے داخلی مزاج کے حوالے سے جداگانہ رنگ، طرز اور تاثیر رکھتی ہے۔

جدید اُردو نظم میں جدت پسندوں نے ہیئتی تجربوں کا سلسلہ شروع کیا جو تجرباتی رنگ و آہنگ کے ساتھ ساتھ حقیقی تجربے کی نازک صورتِ حال کا عکاس بھی تھا۔ انھوں نے اپنے نئے اسلوب کے مطابق اُردو نظم کی نئی ہیئتوں کو رواج دیا۔ ان ہیئتی تجربوں نے اردو نظم کو جو شکل و صورت عطا کی، اس کی موجودگی میں نئی شعری ہیئتوں اور اصناف کی تلاش کا عمل آج تک جاری ہے۔ جدید اردو نظم میں ہیئتی تجربوں کے دوران مختلف ہیئتوں اور اصناف میں موضوعات کا تنوع وجود پذیر ہوتا رہا ہے۔ نئی شعری ہیئتیں اپنے عہد کی نئی معنویت کو اپنے اندر سمو لیتی ہیں اور ان میں اپنے عہد کی خوشبو سمٹ آتی ہے۔ اس لیے کامیاب ہیئتی تجربے اپنے عہد کی زندگی کا علامتی اظہار بن جاتے ہیں۔

مغربی علوم و فنون اور ہماری مقامی زبانوں کے زیرِ اثر اردو نظم کے موضوع اور ہیئت میں اضافہ ہوا ہے۔ زیرِ نظر مقالے میں کوشش کی گئی ہے کہ اس میں کسی ہیئت اور صنف کا تذکرہ رہ نہ جائے۔

اردو نظم میں جب ہیئت کے تجربوں کا ذکر ہوا ہے تو ہیئت سے عموماً اس کی ظاہری ہیئت (Outer Form) مراد لی گئی ہے جس سے شاعری ساختیاتی دائرے میں بند ہو گئی ہے۔ نظموں کی ہیئت میں مضمر داخلی اور خارجی عناصر کی تفہیم اس طور پر نہیں کی گئی کہ وہ ایک اکائی کی صورت میں نظر آنے لگتیں۔ زیرِ نظر مقالے میں ہیئت کو اس کی خارجی ساخت تک محدود نہیں رکھا گیا بلکہ موضوع اور معانی کے داخلی تقاضوں کو بھی پیشِ نظر رکھا گیا ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ مختلف شعرا کے ہیئتی تشکیل کے طریقِ کار کو بھی گرفت میں لینے کی کوشش کی گئی ہے۔

مختلف شعرا نے اپنے تخلیقی تجربے، صناعی اور اختراع کے بل بوتے پر جن نئی ہیئتوں کی تشکیل کی ہے یا جن مروّجہ ہیئتوں کی تجدید کی ہے، ان کی تشکیل و تجدید شعرا کے ذہن میں موجود حقیقت کے کس تصور کے مطابق ہوئی ہے؟ نئی شعری ہیئتیں زندگی اور کائنات کے کن اصولوں کو زیرِ دام لاتی ہیں؟ کیا یہ ہیئتی تجربات واقعی ناگزیر تھے یا اردو نظم کی روایت سے محض انحراف کی صورت پیدا کی گئی ہے؟ کیا ہیئتی تجربوں میں کوئی طاقت ور الہامی جذبہ موجود ہے؟ کیا کسی اعلیٰ طرزِ ادا کی تخلیق ہوئی ہے جو انتخابِ الفاظ، امیجری کے استعمال اور اس اسلوب سے تشکیل پاتا ہے جو محنت سے بنا کر مکمل کیا گیا ہو؟ کیا ہیئت کے تجربات میں کوئی ایسی چیز بھی ہے جسے فن

کا درجہ دیا جا سکتا ہے؟ علاوہ ازیں اس بات کا جائزہ بھی لیا گیا ہے کہ کیا ہیئت کے تجربے شاعر کے حقیقی تجربے کا حاصل تھے یا ہیئت برائے ہیئت کی ذیل میں آتے ہیں؟

جدید نظم گو شعراء کی نظموں کی تشکیل پر بحث کرتے ہوئے اس بات کو بھی نظر میں رکھا گیا ہے کہ کیا شاعر کے یہاں ہیئت مواد سے متعین ہوتی ہے؟ نظم کی خارجی ہیئت کسی قسم کے جذبات کو ابھارتی ہے؟ کیا یہ جذبات نظم کی داخلی ہیئت سے بھی پیدا ہوتے ہیں؟ ہیئتی تجربوں کا مطالعہ کرنے کے دوران شعرا کی نظموں کی ہیئت کا مکمل تصور کرنے کے لیے ان کے اجزا کی نامیاتی وحدت کا تجزیاتی مطالعہ کیا گیا ہے کیوں کہ شاعر شعری ہیئت کی تخلیق میں حیات اور کائنات کے معلوم اور نامعلوم اجزا سے ایک ہیئتی کل کی تشکیل کرتا ہے۔ اس ہیئتی کلیت میں مختلف اجزا اپنے طور پر مکمل اور اکائی کی حیثیت رکھتے ہیں اور نظم کی ہیئتی تعمیر کے ساتھ نامیاتی طور پر منسلک بھی ہوتے ہیں۔ شعرا کے نفس میں جو تمثالیں اور صوتی تواتر ہوتے ہیں وہ ان پر ایک خاص وضع، ایک خاص شکل کیوں عائد کر دیتے ہیں؟ جن شعرا کے یہاں جو ہیئتیں زیادہ مرغوب اور دل پذیر رہی ہیں ان کی بھی نشان دہی اور وضاحت کی گئی ہے۔

مقالے میں اس بات کا بھی تجزیہ کیا گیا ہے کہ کون کون سے ہیئتی تجربے تنقیدی نظر کا معیار بن گئے ہیں اور کون کون سے ہیئتی تجربے ایسے ہیں جن میں تنقیدی نظر کا معیار بننے کی صلاحیت موجود ہے؟ یہ دیکھنے کی کوشش بھی کی گئی ہے کہ کس کس ہیئت اور صنف میں کن کن شعرا کے ہاں ہیئتی تجربے بھرپور انداز میں جلوہ گر ہوئے اور عہد کا وہ مخصوص اسلوب قائم ہوا جس کو رجحان کا نام دیا جاتا ہے۔

جدید اردو نظم میں مختلف ہیئتوں اور صنفوں کے اختیار کرنے میں جو نفسیاتی، معاشرتی، سیاسی اور تہذیبی عوامل کارفرما رہے ہیں، ان کا بہ نظرِ غائر مطالعہ کیا گیا ہے جو نہ صرف جدید اردو نظم بلکہ جدید اردو ادب کے پس منظر کو سمجھنے میں بھی معاون ثابت ہوگا۔ اردو ادب بالخصوص شاعری اس وقت مختلف النوع تجربات کی جولاں گاہ ہے۔ جدید اردو نظم میں ہیئت کے تجربات کا دائرہ پھیل رہا ہے۔ اس مقالے سے پاکستان اور ہندوستان میں تخلیقی ذہنوں کی نئی آب و ہوا سے شناسائی ہوگی۔

مقالے میں جدید اردو نظم میں ہیئت کے تجربوں کا عہد بہ عہد تجزیہ کیا گیا ہے اور حال کے شعری منظر نامے کے تناظر میں ان امکانات کا جائزہ لیا گیا ہے جو ہیئت اور صنف کے حوالے سے متعلق ہیں۔ یوں جدید اردو نظم کو منضبط جائزے کی روشنی میں تحقیقی مقالے کی شکل میں جمع کیا گیا ہے اور ہیئتی تجربات کے محاسن و معائب کو تعصبات سے بالاتر ہو کر معروضی انداز میں دیکھنے کی کوشش کی گئی ہے۔

مقالے میں جدید اردو نظم کے ہیئتی اور صنفی منظر نامے کو مختلف ابواب میں تقسیم کیا گیا ہے جن میں ہیئت کے مباحث سے لے کر اب تک ان کی مختلف صورتوں کا تجزیہ کیا گیا ہے۔ پہلے باب میں ہیئت کے معانی و مطالب اور تصورات کو جمالیات، اخلاقیات، نفسیات، لسانیات اور اسلوب کی روشنی میں تجزیاتی انداز میں بیان کرنے کے بعد ہیئت کی وضاحت کی گئی ہے۔ نیز ہیئت، ساخت اور وضع کا فرق اجاگر کیا گیا ہے۔ نظم کی خارجی اور داخلی ہیئت کی شناخت، نظم کے معنی کا اس کی ہیئت سے رشتہ، نظم کی تشکیل اور ہیئتی تنقید

کے اصولوں کی روشنی میں نظم کے پھیلاؤ میں ہیئت کے ارتقائی عمل کا جائزہ جیسے مسائل زیرِ بحث آئے ہیں۔

دوسرا باب جدید اردو نظم میں ہیئت کے تجربوں کے پس منظر سے متعلق ہے۔ اس میں پہلے نظم، جدید نظم، تجربہ، ادبی اور ہیئتی تجربہ، ادبی تجربے کے اجزا، شعری متن میں تجربے کا تصور، روایت اور تجربہ جیسے مسائل پیش کیے گئے ہیں۔ اس کے بعد انیسویں اور بیسویں صدی میں بالخصوص ۱۹۴۷ء کے بعد نئی اردو نظم میں ہیئت کے تجربوں کے محرکات و عوامل کا جائزہ لیا گیا ہے۔

تیسرا باب ۱۹۴۷ء تک جدید اردو نظم میں ہونے والے ہیئت کے تجربوں پر مشتمل ہے۔ اس میں معرا نظم، اسٹینز ا فارم، سانیٹ اور آزاد نظم کی ہیئت، فنی تصورات اور اردو میں ابتدائی تجربے اور ان کے ارتقا کا ہیئتی جائزہ لیا گیا ہے۔ رومانوی تحریک کے زیرِ اثر اردو نظم میں ہیئت کے تجربے، م۔ حسن لطیفی کی نظمیہ شاعری، ترقی پسند اردو نظم اور ڈاکٹر تصدق حسین خالد کی نظموں میں ہیئتی تجربوں کا تجزیاتی مطالعہ کیا گیا ہے۔ حلقۂ اربابِ ذوق کے زیرِ تحریک ن۔م۔ راشد، میراجی، قیوم نظر، یوسف ظفر، مختار صدیقی اور ضیا جالندھری کی نظمیہ شاعری میں ہیئتی تجربوں کا تجزیہ کیا گیا ہے۔ حلقۂ اربابِ ذوق سے باہر پنپنے والے شاعروں میں بالخصوص مجید امجد کی نظمیہ شاعری میں ہیئت کے تجربوں کا تحقیقی و تنقیدی مطالعہ کیا گیا ہے۔

چوتھا باب ۱۹۴۷ء کے بعد سے اب تک اردو نظم میں ہونے والے ہیئت اور اسلوب کے نئے تجربوں اور نئی شعری اصناف پر مشتمل ہے۔ ان میں مختصر نظم، ثلاثی، مثلث، ہائیکو، ماہیا، دوہا، طویل نظم، کینٹو، ترائیلے، ترتیل، فرد، نثری نظم، لرک، نظمانہ، تروینی (تربینی)، کافی، گیہہ مکرنی، کنڈلیاں، ٹپے، تکونی، سین ریو اور چھلا کا جائزہ لیا گیا ہے۔ نیز اس میں جدیدیت اور نئی اردو نظم کی اشکال و اوضاع اور معاصر اردو نظم کی تشکیل کا تحقیقی و تنقیدی مطالعہ کیا گیا ہے۔

پانچویں باب میں جدید اردو نظم میں ہیئت کے تجربوں کے اثرات کے ضمن میں جدید اردو نظم کی وسعت، ترقی اور نئے ابعاد کی دریافت، نئی شعری اصناف کے ہیئتی تنوعات اور ان کے مستقبل کے امکانات کا جائزہ لیا گیا ہے۔ مقالے کے آخر میں کتابیات پیش کی گئی ہیں۔

یہاں اس امر کی وضاحت بھی ضروری محسوس ہوتی ہے کہ اس مقالے کے تیسرے باب ''جدید اردو نظم میں ہیئت کے تجربے ۱۹۴۷ء تک'' میں بعض ان شعرا مثلاً ن۔م۔ راشد، مجید امجد، قیوم نظر، یوسف ظفر، مختار صدیقی اور ضیاء جالندھری پر بحث کی گئی ہے جن کے ہاں ہیئت کے تجربے ۱۹۴۷ء تک ایک رجحان کی حیثیت اختیار کر چکے تھے۔ لیکن ان شعرا کا اصل دور ۱۹۴۷ء کے بعد کا زمانہ ہے۔ راقم نے ان کے ہیئتی تجربوں اور نظمیہ شاعری کی تشکیل پر بحث مقالے کے تیسرے باب میں کی ہے۔

اردو نظم میں مختصر نظم، طویل نظم، ترائیلے اور ماہیا وغیرہ کا آغاز ۱۹۴۷ء سے پہلے ہوا لیکن ہیئت اور صنف کے طور پر ان کا رواج ۱۹۴۷ء کے بعد ہوا۔ اس لیے ان پر مقالے کے چوتھے باب میں بحث کی گئی ہے۔

مقالے کی ترتیب سے لے کر تکمیل تک یہ سارا کام مشفق و محترم استاد پروفیسر ڈاکٹر تحسین فراقی کی شفقت اور رہنمائی کا مرہونِ منت ہے۔ اُن کی توجہ اور پُرخلوص اعانت کے بغیر مقالے کی تکمیل کا خواب میرے لیے ناممکنات میں سے تھا۔ میں انھیں اپنے

دل کے انتہائی قریب محسوس کرتا ہوں۔ اُن کی محبت و شفقت کا احساس مجھے ہمیشہ رہے گا۔

میں پروفیسر ڈاکٹر محمد فخر الحق نوری، صدر شعبۂ اُردو کے مشفقانہ روّیے کا انتہائی ممنون ہوں کہ اُنھوں نے تحقیقی کام کے دوران میں مجھے آسانیاں فراہم کیں اور مقالے کی تشکیل اور پیش کش کے عمل میں میری معاونت کی۔

میں ڈاکٹر وزیر آغا (مرحوم)، پروفیسر جیلانی کامران (مرحوم)،ڈاکٹر انیس ناگی (مرحوم)،ڈاکٹر ریاض مجید اور ڈاکٹر سہیل احمد خاں (مرحوم) اور ڈاکٹر محمد سلیم ملک کا بھی ممنون ہوں جن کا تعاون اس مقالے کی تیاری میں مجھے کسی نہ کسی سطح پر حاصل رہا۔ مواد کی فراہمی کے سلسلے میں ڈاکٹر رشید امجد، پروفیسر جلیل عالی، ڈاکٹر عبدالعزیز ساحر، ڈاکٹر ارشد محمود ناشاد، ڈاکٹر ضیاء الحسن، ڈاکٹر ناصر عباس نیر، جناب علی محمد فرشی، جناب محمد حمید شاہد، محترمہ پروین طاہر، پروفیسر مظہر حسین (مرحوم)،ڈاکٹر طاہر اقبال خاں (مرحوم)،ڈاکٹر سعید احمد، ڈاکٹر عابد سیال، پروفیسر انوار احمد، ڈاکٹر اعجاز احمد، ڈاکٹر احمد شہزاد، ڈاکٹر آلِ اظہر آنس، پروفیسر خورشید احمد، جناب قاسم یعقوب اور جناب عارف اسلام سے مجھے بہت مدد ملی۔ یہ احباب میرے تحقیقی کام کے بارے میں مسلسل پوچھتے رہے۔ ڈاکٹر ارشد محمود ناشاد نے تو انتہا کر دی۔ اُن کی خشمگیں نگاہوں اور ہمدردانہ رویے کا نقش، میرے دل پر بہت گہرا ہے۔ میں اُن تمام مصنفین، مرتبین، مؤلفین اور شعرا کا شکریہ ادا کرنا بھی اپنا فرض سمجھتا ہوں، جن کے حوالے میں نے اثبات دلائل کے لیے دیے۔

میں مقالے کی کمپوزنگ کے لیے جناب ریاض احمد کا ممنون ہوں کہ مجھے ہمہ وقتی اُن کا تعاون حاصل رہا۔ پروف ریڈنگ کے لیے میں اپنے بچوں زائر احمد، فائقہ احمد اور مشہود احمد کا شکر گزار ہوں۔ اپنی اہلیہ ناہید کوثر کا بھی شکریہ ادا کرتا ہوں کہ اُنھوں نے مقالے کی تسوید کے دوران مجھے گھریلو ذمہ داریوں سے آزاد رکھا۔

مقالہ نگار

محمد یٰسین آفاقی

پہلا باب

ہیئت کے مباحث

- ہیئت کیا ہے؟
- ہیئت اور صنف
- مواد اور ہیئت
- ہیئت اور جمالیات
- ہیئت اور اخلاقیات
- ہیئت اور نفسیات
- ہیئت اور لسانیات
- ہیئت اور اسلوب
- نظم کی ہیئت
- نظم کی ہیئت کی تعمیر و تشکیل
- ہیئت کی اہمیت
- ہیئتی تنقید کے چند اصول

ہیئت کیا ہے؟

ہیئت کی کوئی جامع و مانع تعریف نہیں کی جا سکتی۔ لغات میں اس کے ایک نہیں کئی کئی معانی دیے گئے ہیں۔ ہیئت کا لغوی معنی محدود اور اصطلاحی معنی وسعت کا حامل ہے۔ ادب میں ہیئت کے مفہوم کا تعیّن کرنے کے لیے اس کے دونوں طرح کے مفاہیم کا جائزہ لینا ضروری ہے۔

مولوی سید احمد دہلوی نے اپنی لغت میں ہیئت کے مندرجہ ذیل معانی دیے ہیں:

''(۱) صورت۔ شکل۔ چہرہ مہرہ (۲) ڈول۔ ساخت۔ بناوٹ۔ دھج (۳) ایک علم کا نام جس سے اشکال و مساحتِ کرۂ ارض معلوم کرتے ہیں۔ اجرام فلکی کا بیان، زمین کی گردش اور کشش وغیرہ سب علم ہیئت سے متعلق ہیں۔ (۲۔و) حال۔ حالت۔ کیفیت۔ ڈھنگ۔ طور طریق۔''(۱)

لغوی اعتبار سے ہیئت ایک ایسی خارجی شکل کا نام ہے جو کسی چیز کی انفرادیت کی حدود کا تعیّن کرتی ہے۔ گویا فنی اعتبار سے ہیئت اظہار کی خارجی صورت کا نام ہے۔ اس لحاظ سے ہیئت کا ایک واضح مفہوم سامنے آتا ہے جس کی رُو سے ہیئت کا تعلق تخلیق کے خارجی پہلو سے ہوتا ہے۔ مثال کے طور پر غزل، مثنوی، قطعہ، رباعی، مسدس، مخمس، سانیٹ، نظم معرّا اور آزاد نظم کی شناخت ان کے خارجی قرینے سے ہوتی ہے۔ اور یہ اپنی خارجی صورت کے ذریعے ایک دوسرے سے ممیّز ہوتی ہیں۔ یہ خارجی صورت وزن کی نوعیّت، ردیف و قافیہ کے نظام، مصرعوں کی تعداد اور مصرعوں کے طول کی یکسانیت یا عدم یکسانیت جیسے امور سے متعیّن ہوتی ہے۔ اس ظاہری صورت یا اظہار کی اس خارجی شکل کو ہیئت کہتے ہیں۔ اس لیے شمیم احمد کے نزدیک ''کوئی بھی شعری ہیئت ایک مخصوص طرزِ اظہار ہے، جس کی اپنی ایک قابلِ شناخت ظاہری شکل ہوتی ہے جو کسی مخصوص نظام کے تحت تشکیل پاتی ہے۔'' (۲) لیکن نقادوں نے ہیئت کی اصطلاح کو ادب پارے کی ظاہری ساخت یا بناوٹ تک محدود نہیں رکھا۔ نئی تنقید کے زیر اثر اُردو میں ہیئت کی اصطلاح انگریزی لفظ Form کی قائم مقام بن گئی ہے۔ اس لیے انگریزی ادبیات میں ہیئت کے معنی و مطلب کو دیکھنا ضروری ہے۔

Oxford Advanced Learner's Dictionary of Current English میں ہیئت کے مندرجہ ذیل معانی دیے گئے ہیں:

"1. The external appearance of sb/sth; the shape of sb/sth

2. The particular way in which the parts of sth are

arranged."(۳)

جے۔اے۔کڈن نے The Penguin Dictionary of Literary Terms and Literary Theory میں ہیئت کی تعریف اس طرح کی ہے:

"when we speak of the form of a literary work we refer to its shape and structure and to the manner in which it is made (thus, its style, q.v.) – as opposed to its substance or what it is about."(۴)

The New Encyclopaedia Britannica میں ہیئت کا مفہوم یہ دیا گیا ہے:

"The term may refer to the schema, structure, or genre that a writer chooses for the presentation of his subject– e.g; novel, short story, maxim, haiku, sonnet, etc.' It may also refer to the internal structure of the work, and, to a great extent, a work's critical success depends on the degree to which the artist is able to integrate the content and internal structure within the framework of its external form."(۵)

انگریزی لغات اور انسائیکلو پیڈیا میں دیے گئے ہیئت کے معانی و مطالب کو ایک نظر دیکھنے سے یہ واضح ہو جاتا ہے کہ انگریزی ادب میں ہیئت کا مفہوم ظاہر کرنے کے لیے ساخت، شکل، صورت اور صنف کے الفاظ بھی استعمال کیے جاتے ہیں لیکن اُردو ادبیات میں ہیئت کی اصطلاح ہی بہ کثرت استعمال ہوتی ہے۔ ساخت، بناوٹ، شکل اور صورت ہیئت کے مقابلے میں زیادہ استعمال نہیں ہوتے۔ بہ ہر کیف اُردو اور انگریزی دونوں میں ہیئت کا لفظ کثرتِ معانی کا حامل ہے۔ کبھی اس کا اطلاق ادب پارے کی ظاہری صورت اور طریقِ اظہار پر کیا جاتا ہے۔ کبھی اس سے ادب پارے کی اندرونی بناوٹ مراد لی جاتی ہے۔ کبھی اسے ادب پارے کی مجموعی شکل و صورت کے معنی میں استعمال کیا جاتا ہے جس میں مواد اور مواد کی اندرونی ترتیب بھی شامل ہوتی ہے۔ کبھی مواد کی داخلی ترتیب کو اس سے خارج کر دیا جاتا ہے اور صرف ظاہری شکل و صورت کے طور پر ہی اِسے برتا جاتا ہے۔ البتہ اُردو اور انگریزی میں ہیئت کے مفہوم میں ایک فرق پایا جاتا ہے۔ انگریزی میں اسے صنف کے متبادل کے طور پر استعمال کیا جاتا ہے جب کہ اردو میں ہیئت اور صنف دو الگ الگ اصطلاحیں ہیں۔ غرض ہیئت کی معنوی وسعت کا یہ عالم ہے کہ ادب پارے کی ابتدائی تحریک سے تکمیل تک سلسلۂ ارتقا کو ہیئت کا نام دیا جاتا ہے۔ ہربرٹ ریڈ لکھتا ہے: ''ایک فنی تخلیق کی ہستی کا جواز وہ معنی نہیں ہوتے جن کا وہ اظہار کرتی ہے بلکہ وہ تنظیم ہوتی ہے جو